بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترتیب المجالس

فی مصائب الحسینؑ و آلہ

تصنیف۔ زاہد اخوندزادہ

علماء کرام و طلاب عظام کے لئے ایک بہترین تحفہ

سرشناسه : آخوندزاده، زاهد ، ۱۳۶۴-

عنوان و نام پدیدآور : ترتیب‌المجالس فی مصائب‌الحسین (ع) وآله/تصنیف -زاهد آخوندزاده.

مشخصات نشر : مشهد: مؤسسه فرهنگی، هنری و انتشاراتی ضریح آفتاب، ۱۳۹۹.

مشخصات ظاهری : ۱۶۵ ص

شابک : ۵-۴۶۰-۴۷۶-۶۰۰-۹۷۸

وضعیت فهرست نویسی : فیپا

موضوع : واقعه کربلا، ۶۱ق. / Karbala, Battle of, Karbala, Iraq, ۶۸۰

یادداشت : اردو.

رده‌بندی کنگره : BP ۴۱/۵

رده‌بندی دیویی : ۲۹۷/۹۵۳۴

شماره کتابشناسی ملی : ۷۵۴۵۳۷۷

نام کتاب .... ترتیب المجالس فی مصائب الحسین (ع) و آله

مولف........................ زاهد حسین آخوندزاده

ناشر........................ مؤسسه فرهنگی، هنری و انتشاراتی ضریح آفتاب

صفحه آرایی .... زاهد حسین

طراح .... سید فضل شاه

نوبت چاپ........................ اول

قطع........................ وزیری

شمارگان .... ۱۰۰۰ نسخه

قیمت .... ۳۰۰۰۰ تومان

چاپ .... قدیمی

شابک........................ ۵-۴۶۰-۴۷۶-۶۰۰-۹۷۸

مرکز پخش: مشهد، خیابان امام خمینی، جنب اداره کل آموزش و پرورش خراسان رضوی

بازرگانی: ۳۲۲۸۱۴۱۰(۰۵۱) سفارشات: ۳۲۲۸۳۴۲۲(۰۵۱) دفتر نشر: ۳۲۲۸۰۱۶۷(۰۵۱)

Web site - www.zarihaftab.ir Email - zarihaftab@gmail.com

«حق چاپ محفوظ است»

انتساب

میں خدا کالا کھ لا کھ شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھے جوار امام رضا علیہ السلام میں ہمت اور حوصلہ دی اور انتہائی مشکلات کے باؤجود بالطف امام ثامن امام رؤوف علیہ السلام کے در پہ اس کتاب کو مکمل کی اور اپنی اس کاوش کو اپنے مرحوم والد ذاکر اہلبیتؑ اخوند غلام عباس کے نام کرنا چاہتاہوں آپ سب سے بھی ملتمس ہے میرے والد محترم کی مغفرت کے لئے دعا کریں

احقر۔زاہد حسین اخوندزادہ قمراہ سکردو

فہرست مجالس | صفحہ نمبر

مجلس اول روانگی اہلبیتؑ از مدینہ	06
مجلس دوم رسیدن اہلبیتؑ در کربلا	12
مجلس سوم شہادت جناب مسلم ابن عقیل	17
مجلس چہارم شہادت طفلان مسلم علیہ السلام	25
مجلس پنجم شہادت اصحاب باوفا	30
مجلس ششم شہزادہ قاسم ابن امام حسنؑ	35
مجلس ہفتم شہادت سردار حسینیؑ عباس علمدارؑ	41
مجلس ہشتم شہزادہ علی اکبرؑ ابن امام حسینؑ	47
مجلس نہم شہزادہ علی اصغر علیہ السلام	52
مجلس دہم شب عاشورای حسینیؑ	57
مجلس یازدہم صبح عاشورا	62
مجلس دوازدہم عاشورا وو داع امام حسینؑ	67
مجلس سیزدہم شہادت امام حسین علیہ السلام	72
مجلس چہاردہم تاراجی خیام اہلبیتؑ	78
مجلس پانزدہم شام غریبان	83
مجلس شانزدہم اسیری اہلبیتؑ	88
مجلس ہفدہم دفن شہداء	93
مجلس ہشدہم اسیران آل محمد ﷺ کی کوفہ میں ورود	98
مجلس نہزدہم اسیران آل محمد ﷺ دربار ابن زیاد میں	103
مجلس بیستم اسیران آل محمد ﷺ زندان کوفہ میں	108

فہرست مجالس　　　　　　　　　　　　　　　　　　صفحہ نمبر

مجلس بیست ویکم روانگی اہلبیتؑ بسوئے شام	113
مجلس بیست ودوم اسیران آل محمد ﷺ کی شام میں آمد	118
مجلس بیست وسوم اسیران آل محمد ﷺ بازار شام میں	123
مجلس بیست وچہارم آل رسول ﷺ دربار یزید لعین میں	128
مجلس بیست وپنجم آل رسول ﷺ زندان شام میں	133
مجلس بیست وششم شہادت بی بی سکینہ سلام اللہ علیہا	138
مجلس بیست وہفتم اہل حرم کی رہائی وار بعین حسینؑ	143
مجلس بیست وہشتم اہل حرم کا مدینہ واپس آنا	148
مجلس بیست ونہم شہادت امام سجاد علیہ السلام	153
مجلس سی ام شہادت حضرت زینب سلام اللہ علیہا	158

مقدمہ کتاب

آعوذُ بِاللہ مِنَ الشَّیطانِ الرَّجیم، بِسم اللہ الرّحمنِ الرَّحیم، اَلحَمدُللہِ رَبِّ العالَمین، ثُمَّ الصَّلاۃُ وَ السَّلام علی سَیِّدنا و نَبِیِّنا حبیبِ اِلہِ العالمین، اَبِاالقاسِمِ المُصطَفی مُحَمَّد و علی آھل بَیتہ الطّاھرین المعصومین المکرّمین، سِیَّما بقیۃ اللہِ فی الارضین، روحی و اَرواحُ العالَمین لِتُرابِ مَقدَمِہِ الفِداء

اما بعد فقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اِنّ لِقَتلِ الحُسینِ حَرارَۃً فِي قُلوبِ المُؤمِنینَ لاتَبرُدُ اَبَدا

حسین کی شہادت مومنین کے دلوں میں ایسی حرارت و گرمی ہے جو ہر گز سرد اور خاموش نہیں ہو گی

افق پر محرم کا چاند نمودار ہوتے ہی دل محزون و مغموم ہو جاتا ہے، ذہنوں میں شہداء کربلا کی یاد تازہ ہو جاتی ہے اور اس یاد کا استقبال اشکوں کی نمی سے ہوتا ہے جو دھیرے دھیرے عاشورا سے قریب سیل رواں میں تبدیل ہو جاتی ہے اور اس کے بعد آنسوؤں کے سوتے خشک ہوتے جاتے ہیں اور دل، خون کے آنسوؤں بہانے پر مجبور ہو جاتا ہے، یہ کیسا غم ہے جو مندمل نہیں ہوتا، یہ کیسا الم ہے جو کم نہیں ہوتا، یہ کیسا کرب ہے جسے افاقہ نہیں ہوتا، یہ کیسا درد ہے جسے سکون میسر نہیں آتا

دوستو۔ زکر حسینؑ ایک عبادت ہے جسکو بجالانے میں بچے بڑے زن مرد سب بے تاب رہتے ہیں

بندہ حقیر بھی اس سعی میں رہتا ہوں کب زکر حسینؑ کا موقع ملے۔ بندہ حقیر ہر سال محرم میں پریشان ہو جاتا تھا کیونکہ ایک ایک مجلس کے لئے دس دس کتابیں چھاننا بہت ہی مشکل تھا اسی لئے بندہ حقیر نے ان مشکلات کو دیکھتے ہوئے

ہر روز کتاب خانہ گوہر شاد حرم مطہر امام رضا علیہ السلام میں جانے لگا۔ اور بندہ حقیر نے خود کے لئے ایک دفتر میں جمع کرنا شروع کیا تقریبا تین سال تک مواد کو جمع کرتا رہا اور ترتیب سے لکھنا شروع کیا

جب بندہ حقیر نے لکھنے کی سعادت حاصل کی تو کچھ دوست احباب ایک روز غریب خانہ میں تشریف لائے تو دوستوں نے مشورہ دیا اس کو اگر پرنٹ کے لئے دیا تو بہتر ہے کیونکہ سارے طلباء کرام وزاکرین عظام محرم میں ترتیبی مصائب کے لئے پریشان ہوتے ہیں۔ اگر اس دفتر کو کتاب کی شکل دی جائے تو بہتر ہے

قبلہ حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ قاری حسن فخر الدین قمروی صاحب کا بھی ممنون ومشکور ہوں قبلہ نے حدالامکان کتاب کو منظر عام پر لانے میں معاونت کی

بندہ حقیر نے اس کتاب میں اول محرم سے اربعین حسینیؑ تک کے مصائب کو بالترتیب لکھنے کی سعی کی ہے اور اس کتاب کا نام بھی ترتیب المجالس رکھا ہے اور ابھی کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے

بندہ حقیر نے حدالامکان کتاب کو غیر مستند جملات الفاظ واقوال سے دور رکھنے کی کوشش کی ہے

اور جو کچھ بھی اس کتاب میں درج ہیں حوالاجات کے ساتھ ہیں۔ اور مستند علماء سے تصحیح بھی کروایا ہوں

اگر آپ لوگوں کو اس میں کسی بھی قسم کے لفاظی تاریخی یا کچھ اور غلطی پائے تو تنقید برائے اصلاح کی دست بستہ گزارش ہے کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے

خاک پائے اہلبیتؑ۔ زاہد حسین اخوندزادہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالی

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ

عَنِ الْمُنكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللهِ

مجلس اول

روانگی اہلبیتؑ از مدینہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جس وقت امام حسین (علیہ السلام) مدینہ کو چھوڑ رہے تھے ، ام سلمہ(رسول خدا (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی باوفا زوجہ) ان کے پاس آئیں اور عرض کیا : میرے بیٹے ! عراق کی طرف جا کر مجھے غمگیں نہ کرو کیونکہ میں نے تمہارے نانا سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا : میرے بیٹے حسین علیہ السلام کو کربلا کے میدان میں قتل کردیا جائے گا [1]۔

امام نے فرمایا : يا أمّاهُ وَ أَنَا وَاللهِ أَعْلَمُ ذلِكَ، وَ أَنِّي مَقْتُولٌ لا مَحالَةَ، وَ لَيْسَ لي مِنْ هذا بُدٌّ، وَ إنّي وَاللهِ لأَعْرِفُ الْيَوْمَ الَّذي أُقْتَلُ فيهِ، وَ أَعْرِفُ مَنْ يَقْتُلُني، وَ أَعْرِفُ الْبُقْعَةَ الَّتي أُدْفَنُ فيها، وَ إنّي أَعْرِفُ مَنْ يُقْتَلُ مِنْ أَهْلِ بَيْتي وَ قَرابَتي وَ شيعَتي، وَ إنْ أَرَدْتِ يا أُمّاهُ أُريكَ حُفْرَتي وَ مَضْجَعي

۔اے والدہ گرامی ! میں بھی یہ جانتا ہوں اور یقینا میں قتل کر دیا جائوں گا اور اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔

خدا کی قسم ! میں اس روز کو بھی جانتا ہوں جس روز قتل کردیا جائوں گا اور اپنے قاتل اور دفن ہونے کی جگہ کو بھی جانتا ہوں،اور میرے ساتھ جو میرے اہل بیت ، شیعہ اور اصحاب قتل ہوں گے ان سب کو بھی جانتا ہوں !

اے والدہ گرامی ! کیا میں آپ کو اپنی قبر دکھلائوں[2]

[1] ازمدینہ تا مدینہ جواد زہنی تہرانی
[2] مقتل مقرم

پھر کربلا کی طرف اشارہ کیا ، زمین ہموار ہوگئی اور پھر آپ نے اپنی اور اپنے سپاہیوں کی قبروں اور شہادت کی جگہ کو دکھلایا ،اس وقت ام سلمہ نے گریہ شروع کیا اور آپ کے کاموں کو خدا کے حوالہ کیا۔

امام علیہ السلام) نے فرمایا : یا أُمّاهُ قَدْ شاءَ اللّهُ عَزَّ وَ جَلَّ أَنْ يَرانـي مَقْتُولا مَذْبُوحاً ظُلْماً وَ عُدْواناً، وَ قَدْ شاءَ أَنْ يَرى حَرَمي وَ رَهْطي وَ نِسائِي مُشَرَّدينَ، وَ أَطْفالي مَذْبُوحينَ مَظْلُومينَ مَأْسُورينَ مُقَيَّدينَ، وَ هُمْ يَسْتَغيثُونَ فَلا يَجِدُونَ ناصِراً وَ لا مُعيناً

اے والدہ گرامی ! خداوندعالم مجھے دشمنوں کے ظلم و ستم سے مقابلہ کرتے ہوئے مقتول اور شہید دیکھنا چاہتا ہے ، میری خاندان، رشتہ دار اور عورتوں کو منتشر اور اپنے گھر سے دور کرنا چاہتا ہے ، میرے بچوں کو مقتول اور اسیری کی قید میں دیکھنا چاہتا ہے جبکہ وہ فریاد کررہے ہوں گے لیکن کوئی ان کی مدد کرنے والا نہیں ہوگا۔[1]

ایک دوسری روایت میں ذکر ہوا ہے کہ ام سلمہ نے عرض کیا : میرے پاس ایک مٹی ہے جس کوتمہارے نانا نے مجھے ایک شیشی میں بند کرکے دی تھی[2] ۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔واللہ انی مقتول کذلک ، وان لم اخرج العراق یقتلونی ایضا ۔خدا کی قسم! میں یقین کے ساتھ جانتا ہوں کہ مجھے شہید کیا جائے گااور اگر میں عراق کی طرف بھی نہ جاؤں تب بھی قتل کر دیا جائیگا

[1] لھوف سید ابن طاؤس
[2] مقتل مقرم و از مدینہ تا مدینہ

میرے نانا کی شیشی کے پاس رکھو اور پھر دوسری مٹی کو ایک شیشی میں رکھا اور ام سلمہ کے حوالہ کرتے ہوئے فرمایا جب بھی ان دونوں کی مٹی خون بن جائے تو سمجھ لینا کہ مجھے قتل کر دیا گیا

ام سلمہ کہتی ہیں: جب روز عاشورا آیا، عصر کے وقت میں نے ان دونوں شیشیوں کی طرف دیکھا تو اچانک میں نے دیکھا کہ ان میں سے خون اُبل رہا ہے، میں نے نالہ و فریاد کی [1]

آج مدینہ میں عجیب کیفیت ہے عورتوں نے گھروں کو ماتم سرا اور مردوں نے بازاروں کو ماتم سرا بنا رکھے ہیں

آج حسینؑ کے لب پہ صرف ایک ہی آیت جاری ہے

فخرج منها خايفا يترقب قال ربی نجنی من القوم الظالمين [2]

پس ڈرتے ہوے شہر سے نکلے دشمن پیچھے تھا فرمایا خداوند مجھے ظالمین سے بچا لے

وقت جیسے جیسے قریب آتے ہیں مولا حسینؑ سب کو دولت سرا میں جمع کرتے ہے

اور اپنے ساتھ جانے والوں کے ناموں کا اعلان کرتے ہے

کبرا کو میں اس لئے ساتھ لیکر جارہا ہوں کبرا میرے بھائی حسنؑ کی نشانی ہے

عباس دلاور سکینہ کے ہمراہ ہونگے

زینب سلام اللہ علیہا میرے اکبر کے بغیر نہیں رہ سکتی

علی اصغر بانو کی ضعیفی کی عصا ہے

---

1 (لـهـوف) ، ص 99-100

2 ازمدینہ تا مدینہ آیۃ اللہ جواد زہنی تہرانی

حضرت سکینہ فرماتی ہے

ماکان اهل البیت اشد خوفا منا حین خرجنا من المدینة[1]

جب ہم مدینہ چھوڑ رہے تھے تو ہم اہلبیتؑ بہت خوفزدہ تھے

تمام لوگوں کے آمادہ سفر ہو جانے کے بعد مولا حسینؑ نے حکم دیا دو سو پچاس گھوڑوں یا اونٹ کا بندوبست کرو

ان میں ستر اونٹ سامان سفر اور خیمہ وغذا کے لئے مخصوص تھے

پھر پچاس اونٹ جن پہ کجاوے رکھے گئے تھے ان کو بٹھایا گیا تاکہ مخدرات عصمت وطہارت کو سوار کیا جا سکے

پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھوڑے مرتجز کو طلب کیا اس پر سوار ہوئے اور 28 رجب کو مدینہ سے مکہ کی طرف روانہ ہوئے

اتنی فکر امت تھی اہلبیتؑ کو آج حسین قبر نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وداع کرنے کے لئے جاتے ہے

اللهم ان هذاقبر نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانا ابن بنت نبیک وقد حضرنی من الامر ما قد علمت اللهم انی احب المعروف وانکرا المنکر واسئالک یا ذالجلال والاکرام بحق هذا القبر ومن فیه الا اخترت لی ماهولک رضی ولرسولک رضیٰ[2]

پروردگار یہ تیرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر ہے اور میں تیرے نبی کی بیٹی کا بیٹا ہوں اس وقت مجھے جو امر در پیش ہے اس سے آپ بخوبی واقف ہے

[1] ازمدینہ تا مدینہ آیۃ اللہ جواد زہنی تہرانی
[2] مقتل الحسین خوارزمی، ج 1، ص 186؛ تاریخ طبری، ج 4، ص 253

۔اے خدا میں سچائی سے پیار اور برائی سے نفرت کرتا ہوں اے اللہ تجھے اس صاحب قبر کا واسطہ میرے لئے وہ راہ تو پسند کر جس میں تو اور تیری رسول ﷺ کی رضا شامل ہو

رسول اللہ ﷺ فرماتے ہے حبیبی یا حسینؑ

کانی اراک عن قریب مرملا بدمائک ومذبوحا بارض کرب و بلاء من عصابۃ من امتی وانت مع زالک عطشان لاتسقی وظمان لا ترٰوی وھم مع ذالک یرجون شفاعتی

یا حسین ؑ ان اباک و امک و اخاک قدموا علی وھم مشتاقون الیک[1]

حسینؑ میں تجھے عنقریب اپنے خون خون میں غلطاں دیکھ رہا ہوں آپ کو کربلا میں زبح کئے جائینگے اور آپ کو پیاسا شہید کیا جائیگا یہ سب کرنے کے باوجود امت مجھ سے شفاعت کے طلب گار ہونگے

بیٹا حسینؑ تیرا بابا علی ماں فاطمہ اور بھائی حسنؑ تیرے انتظار میں ہے۔ مولا حسینؑ نانا سے سوال کرتے ہے

یا جداہ الیک وادخلنی معک فی قبرک ؟ نانا کیا مجھے بھی اپنے ساتھ قبر میں جگہ دوگے ؟[2]

اتوار کی رات سنہ 60 ہجری کو حسینؑ مدینہ سے کعبہ کی طرف مع اہلحرم تشریف لے جاتے ہیں [3]

☆الا لعنۃ اللہ علی القوم الظالمین☆

[1] تسلیۃ المجالس و زینۃ المجالس (مقتل الحسین علیہ السلام) , جلد۲ , صفحہ۱۵
[2] مقتل لہوف
[3] مقتل لہوف